جنت میں مرد کو حوریں ملیں گی تو عورت کو کیا ملے گا؟

مجیب: ابو رجا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1640

تاریخ اجراء: 24 شوال المکرم 1444ھ/15 مئی 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

غیر مسلم طنز کرتے ہیں کہ اسلام برابری کا درس دیتا ہے۔ جبکہ مرد کو جنت میں 72 حوریں ملیں گی اور عورت کے لیے ایسا نہیں ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جنت میں اللہ تعالی مردوں کو حوریں عطا فرمائے گا تو یہ مردوں کی فطرت کے اعتبار سے ہے۔ جبکہ عورت کی فطرت کثرت ازواج کے منافی ہے۔ اور اسے بے حیائی قرار دیا جاتا ہے۔ اور جنت میں اس طرح کے معاملے کی خواہش ہی پیدا نہیں ہو گی۔

البتہ عام طور پر عورت کی فطرت میں ایک مثالی مرد کے ساتھ رہ کر حسن اور زیب وزینت و من چاہی حیات کی شدید خواہش ہوتی ہے، جو جنت میں اس کے لیے بھرپور طور پر مہیا کر دی جائے گی۔ اور اسی طرح مزید وہ نعمتیں کہ جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔

تو ایک عورت کے لیے اس سے بڑھ کر کیا انعام ہو سکتا ہے کہ جنت میں جو چاہے اسے مل جائے۔ تاہم اس کی چاہت اس کی فطرت کے مطابق ہو گی۔

چنانچہ رب تعالی نے قرآن کریم میں اعلان فرمایا: ﴿وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْۤ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ﴾ ترجمہ: تمہارے لیے جنت میں ہر وہ چیز ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں ہر وہ چیز ہے جو تم طلب کرو۔ (سورۃ حم السجدہ، پ24، آیت 31)

مزید ارشاد فرمایا:﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ﴾ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم، جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے، صلہ اُن کے کاموں کا۔(سورۃ السجدۃ، پ21، آیت 17)

صحیح مسلم میں ہے”عن أبي هريرة، عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "قال الله عز وجل: أعددت لعبادي الصالحين ما لا عين رأت، ولا أذن سمعت، ولا خطر على قلب بشر“ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے اپنے بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کی ہیں، جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی انسان کے دل پر ان کا خطرہ گزرا۔ (صحیح مسلم، کتاب الجنۃ۔۔الخ، ج4، ص2174، حدیث2824، دار إحياء التراث العربي، بيروت)

المعجم الکبیر للطبرانی میں اُمُّ المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: "قلت: يا رسول الله أنساء الدنيا أفضل أم الحور العين؟ قال: «بل نساء الدنيا أفضل من الحور العين، كفضل الظهارة على البطانة». قلت: يا رسول الله وبما ذاك؟ قال: "بصلاتهن وصيامهن وعبادتهن الله، ألبس الله وجوههن النور، وأجسادهن الحرير، بيض الألوان خضر الثياب صفراء الحلي، مجامرهن الدر، وأمشاطهن الذهب"ترجمہ: میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دُنیا کی عورَتیں افضل ہیں یا بڑی آنکھوں والی جنّتی حُوریں؟”تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:”دُنیا کی عورتیں بڑی آنکھوں والی جنّتی حوروں سے افضل ہیں۔ جیسے کپڑے کا اوپر والا حصہ، اندر والے حصے سے افضل ہے“میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس وجہ سے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:”یہ ان کے نماز اور روزے اور اللہ پاک کی عبادت کرنے کی وجہ سے ہے، اللہ تعالی ان کے چہروں کو نور، جسموں کو ریشم سے ملبوس فرمائے گا۔ ان کی رنگت سفید، کپڑے سبز، زیورات پیلے، ان کی خوشبو سلگانے والی انگیٹھیاں موتیوں کی اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔(المعجم الکبیر، رقم الحدیث 870، ج23، ص367، مطبوعہ: القاھرۃ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم